دیوبندی وہابی ہیں

(تصنیفِ لطیف)

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Uwaisi Books
www.faizahmeduwaisi.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اما بعد! وہابی مذہب کے بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی کو انگریزوں نے ترکوں کے خلاف تیار کیا تفصیل "ہمفرے کے اعترافات" میں ہے۔ ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے وہابی مذہب کو پھیلایا۔ انگریز کی شرارت جب عوام میں مشہور ہوئی تو باشعور مسلمان اور عوام ''وہابی مذہب'' سے مُتَنَفِّر (بیزار) ہونے لگے اِدھر اَحناف کی مشہور فتاویٰ کی کتاب ردالمحتار میں امام شامی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے محمد بن عبدالوہاب کو خَوارِج سے بتایا اِسی لئے عوام میں وہابی ایک گالی بلکہ اُس سے بر تر۔ سید غوث علی شاہ پانی پت سی کے "تذکرہ غوثیہ" میں ہے کہ ایک ہندو نے قصبہ کے زمیندار سے قرض لینا تھا جب بھی زمیندار اُس کی دوکان سے گزرتا ہندو قرض کا طعنہ دیتا۔ زمیندار نے علاقہ میں اعلان کر دیا کہ ہندو وہابی ہو گیا ہے۔ عوام نے وہابی کا سن کر ہندو سے سودا لینا بند کر دیا ایک ہفتہ تک ہندو مکھیاں مارتا رہا کوئی بھی اُس سے سودا لینے نہ آیا۔ ہندو سمجھ گیا کہ یہ شرارت اُسی زمیندار کی ہے۔ زمیندار سے کہا میں نے تجھ سے قرض معاف کر دیا عوام کو میرے متعلق اعتماد دلائیں۔ زمیندار نے پھر اعلان کر دیا کہ ہندو نے وہابیت سے توبہ کر لی ہے اِس پر ہندو کا کاروبار چلا۔ اِس سے اندازہ لگایئے کہ یہ لقب "وہابی" عوام میں کتنا غلیظ ہے اِسی لئے ہندوستان کے وہابیوں نے گورنمنٹ برطانیہ سے اپیل کی کہ ہمارے مذہب کو اَہلحدیث کے نام سے رجسٹرڈ کیا جائے چنانچہ برطانیہ سے وہابی رجسٹرڈ ہیں۔ باوجودیکہ غیر مُقَلِّدِین اور دیوبندی دونوں کے عقائد محمد بن عبدالوہاب کے عین مطابق ہیں لیکن اُنہیں وہابی کہو تو چڑتے ہیں گویا وہابی ہونا ایک چڑ ہے یہاں تک کہ اب ملک فہد بار بار اعلان کر رہا ہے کہ ہم وہابی نہیں ہم حنبلی ہیں لیکن یَک چَشْم (کانا) یا اندھا عوام کو کتنا باوَر کرائے کہ وہ کانا یا اندھا نہیں کون مانتا ہے۔ ایسے ہی دیوبندی ہوں یا غیر مُقلّد جب اُن کے عقائد وہابیانہ ہیں تو کوئی نہ بھی کہے تب بھی وہابی ہیں لیکن ہیں بھی عجیب جانور کہ جب کوئی فائدہ مدِّ نظر ہوتا ہے تو پھر بہت بڑے وہابی کہلوانے کو فخر محسوس کرتے ہیں چنانچہ آزما کر دیکھئے۔

فقیر نے اِس رسالہ میں دیوبندیوں کے اکابر کی تصریحات سے ثابت کیا کہ یہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ وہ وہابی ہیں اور اُن کے عقائد و معمولات تو خود شاہد (گواہ) ہیں کہ وہ پکے وہابی ہیں۔ عوام بھولے بھالے ہیں اُنہیں جب جانتے ہیں کہ یہ لوگ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کے منکر اور گیارہویں شریف کے دشمن اور میلاد سے اُنہیں ضد اور مزارات کی حاضری اُن کے نزدیک شرک ہے اگرچہ بوقتِ ضرورت سب کچھ کرتے رہتے ہیں بلکہ ایک عرصہ سے مزارات کے مجاوِر (خادم) بھی یہی ہیں لیکن عقیدہ وہی وہابیانہ۔ فقیر کا عوام سے مُخلصانہ اپیل ہے کہ دیوبندیوں کو وہابی سمجھ کر برتاؤ کریں وہ نام کے حنفی اور ضرورت کے سنی ہیں حقیقت میں وہابی اور پکے وہابی ہیں۔

وماعلینا الا البلاغ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمدللّٰہ الذی منزہ عن الکذب و النقصان وتفرد بکمالہ الذاتی والعمر علیٰ کافۃ الانام بنعمۃ العامۃ والخاصۃ و الرحمۃ والغفران والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ الذی انزل علیہ القراٰن وعلیٰ الہٖ واصحابہ المصدقین بصدق الرحمن

فُضلائے دیوبند تَقِیَّہ [1] کے بادشاہ ہیں عملی تَقِیَّہ اُن کا اوڑھنا بچھونا ہے اِس کی تفصیل تو میں نے رسالہ ''دیوبندی شُتر مرغ ہیں'' یہاں یہ عرض کرنا ہے کہ حنفی بتانا صرف ایک ضرورت تک محدود ہے ورنہ حقیقت یہ وہابی ہیں یعنی محمد بن عبدالوہاب کے عقائد اور اُس کے مشن کے داعی(دعوت دینے والے) بلکہ یہ بنسبت غیر مُقَلِّدِین وہابیوں کے نجدی محمد بن عبدالوہاب کے زیادہ قریب ہیں کیونکہ وہ خود کو حنبلی کہلواتا اور تاحال عرب میں اُس کے پیروکار حنبلی فقہ کے عامل ہیں یہ ہندوپاک میں حنبلی فقہ کے بجائے حنفیت کے مُدّعی(دعویدار) ہیں کیونکہ خطہ ہندوپاک میں حنفیت کا غلبہ ہے اِسی لئے حنفیت کا لبادہ اوڑھ کر شکار کھیلا اور کھیل رہے ہیں لیکن پرلے درجہ کے چالاک ہیں۔ وہابی ہونے کے باوجود عوام میں وہابیت ظاہر نہیں ہونے دیتے بلکہ اُنہیں وہابی کہو تو چڑتے ہیں اور قرآن مجید سر پر رکھ کر عوام کو کہتے ہیں کہ ہم وہابی نہیں بلکہ حنفی ہیں بلکہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ اَہلِ سنّت عوام وخواص کو بدعتی کہتے ہیں فقیر نے ایک رسالہ لکھا ''وہابی دیوبندی بدعتی ہیں'' یہاں اِس رسالہ میں ثابت کرنا ہے کہ دیوبندی وہابی ہیں یہی اِس رسالہ کا نام ہے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

۱۴ جنوری ۱۹۹۸ء، ۱۴۰۹ھ

ہم وھابی: اِس میں ثابت کروں گا کہ یہ خود اقراری ہیں کہ ہم دیوبندی پکے وہابی ہیں۔

(۱) جب مولوی منظور نعمانی اور مولوی زکریا میں بانی تبلیغی جماعت کے مولوی الیاس صاحب کی خلافت وجانشینی کے بارے میں جھگڑا تو ہوا مولوی منظور نے کہا ہم بڑے سخت وہابی ہیں ہمارے لئے اِس بات میں کوئی خاص کشش نہیں ہوگی کہ یہاں حضرت کی قبر مبارک ہے یہ مسجد ہے جس میں حضرت نماز پڑھتے تھے۔ [2]

جواب میں مولانا زکریا بھی غُرّائے (بڑبڑائے) اور کہنے لگے:

مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں تمہیں مشورہ دوں گا کہ حضرت چچا جان(محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت) کی قبر اور حضرت کے حُجرہ اور درودیوار کی وجہ سے یہاں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ [3]

[1] (وہ راز جو دل میں رکھا جائے اور کسی کے خوف سے ظاہر نہ کیا جائے۔)

[2] (سوانح حضرت مولانا محمد یوسف، صفحہ ۱۹۱، مصنف محمد ثانی حسنی، ناشر قرآن لمیٹڈ، اردو بازار، لاہور)

[3] (سوانح حضرت مولانا محمد یوسف، صفحہ ۱۹۲، مصنف محمد ثانی حسنی، ناشر قرآن لمیٹڈ، اردو بازار، لاہور)

فائدہ: واضح ہو کہ یہ اُس وقت کی بات ہے جب لوگ جَوق دَرجَوق (گروہ در گروہ) اُن کی قبر اور اُن کے حُجرہ اور در و دیوار کی زیارت سے آتے اور اُن سے تبرّک (برکت) حاصل کرتے۔

(۲) مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا کہ اب بھی یہاں کے بعض عُلماء مجھ کو وہابی کہتے ہیں اور بعض بیرونی عُلماء یہاں آکر لوگوں کو سمجھا گئے ہیں کہ یہ شخص (مولوی اشرف علی) وہابی ہے اُس کے دھوکے میں مت آنا (اگر میں یہاں کانپور میں میلاد، سلام و قیام نہ کروں) تو اب تین (03) صورتیں مُحتَمِل (احتمالات والی) ہیں ایک یہ کہ ایسے مواقع پر کوئی حِیلہ (بہانہ) کر دیا کرونگا مگر اُس کا ہمیشہ چلنا محال ہے دوسرا یہ کہ صاف مخالفت کی جائے مگر اُس میں نہایت شور وفتنہ ہے جس کی حد نہیں۔ دنیوی مضرَّت (نقصان) یہ ہے کہ اُس میں جُہلاءِ عوام سے اِیذارسانی (تکلیف پہنچانے) کا اندیشہ ہے دینی مضرَّت (نقصان) یہ کہ اب تک جو ان لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی گئی سب بے اثر و بے وُقعت ہو جائے گی اِس بدگمانی میں کہ یہ شخص وہابی ہے اب تک پوشیدہ (چھپا) رہا۔[4]

یہ الفاظ مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے اصلی مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کو اُس خط کے جواب میں لکھے جس میں پیر صاحب نے اُسے لکھا کہ میں نے سنا ہے کہ مجلسِ مولود وغیرہ میں جاتے ہو، قیام کرتے ہو، صلوٰتیں پڑھتے ہو۔

فائدہ: مولوی اشرف علی تھانوی کے اِسی مشن پر دیوبندی عموماً اور تبلیغی جماعت چل رہی ہے ورنہ اُن کی اصل وہابیت اُن کی اپنی زبانی سنیئے۔

اشرف علی: ایک بار چند عورتیں نیاز دلانے کے لئے جامع مسجد میں کہ اُس وقت طَلَبہ بھی وہیں رہتے تھے جلیبیاں لائیں طالبِ علم تو آزاد ہوتے ہی ہیں لے کر بلا نیاز دیئے سب کچھ کھا پی گئے کیونکہ بقول حضرت والا اُنہیں تو ناز تھا نیاز کیا دیتے۔ اِس پر بڑی برہمی پھیلی تمام عورتیں اپنے مردوں کو بُلا لائیں۔ ایک طالبِ علم نے بڑی عقلمندی کی فوراً حضرت والا کے پاس دوڑ کر اِطلاع کی کہ جلدی چلئے وہاں تو ہنگامہ برپا ہو رہا ہے چنانچہ حضرت والا (اشرف علی) فوراً تشریف لے گئے اور اُس وقت نہایت حُسنِ تَدبیر سے ہنگامہ کو فرو (ختم) کیا۔ اِس طرح کہ دو چار طالب علموں کو تھپڑ لگائے اور خَفا (ناراض) ہوئے کہ بِلا اِذن کسی کی چیز کھا لینا شرعاً جائز کہاں ہے؟ جب حضرت والا طالب علموں کو مارنے لگے تو پھر محلہ والے خود ہی اُن کو بچانے لگے اور حمایت کرنے لگے پھر حضرت والا نے جلیبیوں کی قیمت پوچھ کر سب کھانے والوں سے ایک ایک پیسہ لے کر تین آنے جمع کر کے جلیبیوں کی قیمت ادا کی اس سے سب خوش ہو گئے اور معاملہ وہیں کا وہیں رَفع دَفع ہو گیا۔ پھر حضرت والا نے اُن لوگوں کو سمجھا دیا کہ بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو۔[5]

احمد علی: میں (مولوی احمد علی شیرانوالہ) پکا حنفی ہوں لاہور میں کئی رسمیں نکل آئی ہیں، قبروں پر سجدے ہوتے ہیں، قوالیاں ہوتی ہیں وغیرہ وغیرہ میں اُن سب رسموں کی مخالفت کرتا ہوں تو یہ لوگ وہابی کہتے ہیں۔ (خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

بانی وہابیت محمد بن عبد الوہاب اور وہابیوں کی تعریف دیوبندیوں سے سنیئے

(ا) محمد بن عبد الوہاب بھی نہایت سچا اور پکا مسلمان مُتَّبِعِ سنّت (سنّت کا پیروکار) تھا۔ (ارواح ثلاثہ)

4) (تذکرۃ الرشید، حصہ اول، صفحہ ۱۳۵، مطبع بلال سٹیم ساڈھورہ)

5) (اشرف السوانح، جلد اول، باب ہشتم درس و تدریس، صفحہ ۸۴، ۸۳، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

(۲) نجدی عقائد کے معاملے میں تو اچھے ہیں۔[6]

فائدہ: یہ کتاب تھانوی کے ملفوظات ہیں۔

(۳) وہابی کے معنی ہیں کہ جو شخص مسلک میں اِبنِ عبد الوہاب کا تابع (پیروکار) اور موافق ہو۔ (الافاضات الیومیہ)

(۴) وہابی اللہ والے کو کہتے ہیں کیونکہ وہاب اللہ کی صفت ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

(۵) محمد بن عبد الوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہبِ حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث (حدیث پر عمل کرنے والا) تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید (شدّت) اُس کے مزاج میں تھی۔[7]

فائدہ: یہ فتاویٰ رشیدیہ دیوبندیوں کے قُطب العالم مولوی رشید احمد گنگوہی کا ہے۔

(٦) سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اُس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود (مطلب) ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے، سنّت پر عمل کرتا ہے، بدعت سے بچتا ہے اور مَعصِیَت (خدا کی نافرمانی) کے اِرتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔[8]

فائدہ: یہ کتاب دیوبندیوں کے ظاہری عقائد کا مجموعہ ہے۔

(۷) اِس وقت اور اِن اَطراف میں وہابی مُتَّبِعِ سنّت (سنّت کے پیروکار) اور دیندار کو کہتے ہیں۔[9]

(۸) عقائد سب کے متّحد (یکساں) ہیں اَعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔[10]

حضرات یہاں تک پڑھنے سے آپ نے یہ معلوم کر لیا ہو گا کہ دیوبندی حضرات حقیقتاً وہابی ہیں اور یہ لوگ تَقِیَّہ کئے ہوئے ہیں اور اپنے آپ کو سنی حنفی ظاہر کرتے ہیں اور بوقتِ ضرورت محمد بن عبد الوہاب نجدی اور وہابیت کو بُرا بھلا بھی کہہ دیتے ہیں۔

چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

وهابی تعارُف از فُضلائے دیوبند: یہ (وہابیہ/غیر مقلد) عجیب فرقہ ہے اِن میں اکثر بیباک، گستاخ، دلیر ہوتے ہیں، ذرا خوفِ آخرت نہیں ہوتا جو جی میں آتا ہے جس کو چاہتے ہیں کہہ دیتے ہیں شیعوں کی طرح ایسوں کا بھی تَبرّائی (برا کہنے والا) مذہب ہے۔[11]

ہمارے نزدیک اِن وہابیوں کا وہی حکم ہے جو صاحبِ ردالمختار نے فرمایا ہے اور خَوارِج کی ایک جماعت ہے شوکت والی جنھوں نے امام پر چڑھائی کی تھی۔ تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی مَعصِیَت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قِتال (جنگ) کو واجب کرتی ہے اِس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے ہیں اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں اِن کا حکم باغیوں کا ہے۔[12]

---

6) (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر ۲۷، جلد ۴، صفحہ ۳۱، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

7) (فتاویٰ رشیدیہ (کامل)، کتاب الجنائز، مسائل منثورہ، صفحہ ۲۹۲، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

8) (المھند علی المفند یعنی عقائد علماء اہل سنّت دیوبند، صفحہ ۲۵، سوال ۲، ۱، شدر حال سے متعلق اور اس کا جواب، ناشر المیزان ناشران و تاجران کتب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور)

9) (فتاویٰ رشیدیہ (کامل)، کتاب العقائد، صفحہ ۲۵۰، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

10) (فتاویٰ رشیدیہ (کامل)، کتاب الجنائز، مسائل منثورہ، صفحہ ۲۹۲، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

11) (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ، حصہ ششم جز دوم، صفحہ ۴۲۹، ملفوظ نمبر ۴۸۳، مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون)

12) (المھند علی المفند یعنی عقائد علماء اہل سنّت دیوبند، صفحہ ۳۷، سوال ۱۲، خاص وہابیوں کے بارے میں حکم، ناشر المیزان ناشران و تاجران کتب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور)

آگے لکھتے ہیں علامہ شامی نے در مختار حاشیہ میں فرمایا ہے:

جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزَد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر مُتَغَلِّب (غالب) ہوئے اپنے آپ کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو اُن کے عقیدہ کے خلاف ہو مشرک ہے اور اِسی بناء پر اُنہوں نے اَہلِ سنّت اور عُلماء اَہلِ سنّت کا قتل مُباح (جائز) سمجھ رکھا ہے۔[13]

(۳) فیض الباری میں مولوی انور شاہ کشمیری لکھتا ہے:

أما محمد بن عبد الوہاب النَّجْدِی فإنه كان رجلًا بليدًا قليلَ العلمِ، فكان يتسارع إلى الحكم بالكفر[14]

یعنی محمد بن عبدالوہاب نجدی ایک کم علم اور کم فہم انسان تھا اور اِس لئے کفر کا حکم لگانے میں اُسے کوئی باک (خوف) نہ تھا۔

الشھاب الثاقب میں ہے:

صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتدأ تیرہویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالاتِ باطلہ اور عقائدِ فاسدہ رکھتا تھا اِس لئے اُس نے اہل سنّت والجماعت سے قتل و قِتال کیا اُن کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، اُن کے اَموال (مال) کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا، اُن کے قتل کرنے کو باعثِ ثواب و رحمت شمار کرتا رہا، اَہلِ حرمین خصوصاً اور اَہلِ حجاز کو عموماً اُس نے تکالیف شاقّہ پہنچائیں۔ سَلفِ صالحین اور اِتّباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے، بہت سے لوگوں کو بوجہ اُس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منوّرہ اور مکّہ مُعظّمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اُس کے اور اُس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا اِسی وجہ سے اَہلِ عرب خصوصاً اُس کے اور اُس کے اِتّباع سے دِلّی بُغض تھا اور ہے اور اِس قدر ہے کہ اتنا قومِ یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود (ہندؤوں) سے غرضیکہ وُجوہاتِ مذکورۃ الصدر کی وجہ سے اُن کو اُس کے طائفہ (جماعت) سے اعلیٰ درجہ کی عَداوت (دشمنی) ہے اور بیشک جب اُس نے ایسی ایسی تکالیف دی ہیں تو ضرور ہونا بھی چاہیے وہ لوگ یہود و نصاریٰ سے اِس قدر رنج و عَداوت نہیں رکھتے جتنی کہ وہابیہ سے رکھتے ہیں۔[15]

اب میں چند عقائد وہابیہ کے مختصراً عرض کرتا ہوں مندرجہ ذیل حوالے الشہاب الثاقب سے لئے گئے ہیں۔

(۱) محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جُملہ (تمام) اَہلِ عالم و تمام مسلمانان دِیار (وطن) مشرک و کافر ہیں اور اُن سے قتل و قِتال کرنا، ان کے اَموال کو اُن سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔[16]

---

13) (المہند علی المفند یعنی عقائد علماء اہل سنّت دیوبند، صفحہ ۳۷، سوال ۱۲، خاص وہابیوں کے بارے میں حکم، ناشر المیزان ناشران وتاجران کتب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور)

14) (فیض الباری علی صحیح البخاری، باب من جعل لأهل العلم أياما معلومة، جلد۱، صفحہ ۲۵۲، حدیث۷۰)

15) (الشھاب الثاقب، باب اول، صفحہ۲۲۱، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

16) (الشھاب الثاقب، باب اول، صفحہ۲۲۲، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

(۲) نجدی اور اُس کے اِتّباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حَیات (زندگی) فقط اُسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں۔[17] جس کا جی چاہے آبِ حیات وہدایۃ الشیعہ و اجوب اربعین وطائف قاسمیہ وزبدۃ المناسک وغیرہا رسائل دیکھ لیں۔[18]

(۳) زیارتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و حضوری آستانۂ شریفہ وملاحظہ روضۂ مطہّرہ کو یہ طائفہ (گروہ) بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے اُس طرف اِس نیت سے سفر کرنا مَحظور (ناجائز) وممنوع جانتا ہے ''لاتشدالرحال الی ثلثة مساجد'' اُن کا مُستَدَل (دلیل) ہے بعض اُن میں کے سفرِ زیارت کو معاذاللہ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں اگر مسجد میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ وسلام ذاتِ اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اُس طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں۔

صاحبو! ہمارے اکابر اِس مسئلہ میں ہر طرح سے مخالف اِس طائفہ غیر کے ہیں وہ ہمیشہ سفر برائے زیارتِ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہتے ہیں ''من حج ولم یزرنی'' سے خائف (ڈرنے والے) ''من زارنی'' کے ہمیشہ عامل ہیں۔ اِس جملہ اکابر کو بارہا حضوری حرمین کی نوبت آئی ہے اور کبھی آستانۂ نبوی پر حاضر ہونے سے نہ چوکے اور کیونکر نہ ہوں اُن کا عقیدہ ہے سفرِ زیارتِ قبرِ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افضل مُستحبات میں سے ہے بلکہ قریب واجب کے ہے فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اُس کے واسطے میری شفاعت واجب ہوگئی اور فرمایا ہے کہ جو کوئی میری زیارت کو آوے اور اُس آنے میں اُس کو محض زیارت ہی مقصود ہو اور کوئی حاجت نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ میں اُس کا قیامت کو شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں اور فرمایا ہے کہ جو کوئی بعد انتقال کے میرے زیارت قبر کی کرے تو مثل اُس کے ہے جس نے حالِ حیات (میری زندگی) میں میری زیارت کی۔ پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اوّل اُس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے کہ چاہے حج پہلے کرے یا مدینہ منورہ پہلے ہو آوے غرض جب عزم (ارادہ) مدینہ کا ہو تو بہتر یوں ہے کہ نیت زیارتِ قبر مطہّرہ کر کے جاوے تاکہ مِصداق اِس حدیث کا ہو جاوے کہ جو کوئی محض میری زیارت کو آوے شفاعت اُس کی مجھ پر حق ہو گئی۔ اِس عبارت شریفہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

اول یہ کہ سفر برائے زیارت حضور اکرم علیہ السلام کو جائز ہے بخلاف وہابیہ کے کہ وہ اُس کو حرام جانتے ہیں۔

دوم یہ کہ یہ امر عبادت سے ہوگا اور آخرت میں خاص اجر اُس کا ملے گا۔

سوم یہ کہ عبادت یا تو مُستحبات میں اعلیٰ درجہ کی مُستحب ہے تب تو سنّت موکدہ کے طبقہ عُلیاء میں سے ہوئی یا قریبِ واجب ہے۔

چہارم یہ کہ جو حدیثیں اِس باب میں وارد ہوئی ہیں وہ سب قابل اعتبار و عمل ہیں اِن سب باتوں میں وہابیہ مخالف صریح (واضح) ہیں اور وہ جُملہ اَحادیث کو اِس بارے میں موضوع یا اعلیٰ درجہ کی ضَعیف مانتے ہیں۔

پنجم یہ کہ جب سفرِ مدینہ منوّرہ کا کرے تو مثلِ قولِ وہابیہ مسجد ہی کی نیت کرے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کو سفر کرنا جائز نہیں مگر بہ نیت مسجد شریف اور حضرت مولانا قدّسِ سرّہٖ صریح مخالف ہو کر فرماتے ہیں کہ فقط زیارت قبر مطہّرہ کی نیّت ہونی چاہیے اب دیکھئے دونوں مذہبوں میں کس قدر فرق ہو گیا۔

---

17) (اس کے برعکس ہمارے اکابر نے کئی تصنیف کی ہیں)

18) (الشھاب، باب اول، صفحہ ۲۲۴، دارالکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

ششم یہ کہ شفاعتِ حضرت رسول مقبول علیہ السلام کی ثابت مانتے ہیں بخلاف وہابیہ کے کہ مسئلہ شفاعت میں ہزاروں تاویلیں من گھڑت کرتے ہیں اور قریب قریب انکارِ شفاعت کے بالکل پہنچ جاتے ہیں۔

(۴)شانِ نبوت و حضرت رسالت مآب علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اوراپنے آپ کو مماثلِ ذات سرورِ کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانۂ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوتِ قلبی وضُعفِ اِعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کرکے راہ پر لا رہے ہیں اُن کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ اُن کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اِسی وجہ سے تَوَسُّل (وسیلہ) دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔اُن کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقلِ کُفر کُفر نہ باشد[19] کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذاتِ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذاتِ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔[20]

دیوبندیوں کی دورنگی: جس طرح دیوبندیوں نے نجدی کے بارے میں دورنگی دکھائی ہے اب اُن کے عقائد میں دورنگی بھی دیکھئے۔ حسین احمد کانگریسی نے کتاب مذکور میں لکھا ہے کہ

حضور حاضروناظر نور ھیں: اب اِس کے مقابلہ میں اُن ہمارے حضرات آکابر کے آقوال عقائد کو ملاحظہ فرمایئے یہ جُملہ حضرات ذات حضور پُر نور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فُیوضاتِ الٰہیہ ومیزابِ رحمت غیر متناہیہ (ناختم ہونے والی رحمت) اعتقاد کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔اُن کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے اب تک جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں اور ہوں گی عام ہے کہ وہ نعمت وُجود کی ہو یا اور کسی قسم کی اُن سب میں آپ کی ذات پاک ایسی طرح پر واقع ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں غرض کہ حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ واسطہ جُملہ کمالاتِ عالم وعالمیان ہیں۔یہی معنی ☆''لولاک لما خلقت الافلاک''اور''اول ما خلق اللّٰہ نوری''اور''انا نبی الانبیاء''

☆وغیرہ کے ہیں کہ اُس احسان واِنعام عام میں جُملہ عالم شریک ہے۔علاوہ ازیں اِس کے آپ کی ذات مقدّس کو اَرواحِ مومنین سے وہ خاص نسبت ہے کہ جس وجہ سے آپ باپ روحانی جُملہ مومنین کے ہیں اور یہ احسان بھی ابتداءِ عالم سے آخر تک کے مومنین کو عام ہے علاوہ اِس کے مومنین اُمّت مرحومہ کے ساتھ ماسوا اُس کے اور بھی خاص علاقہ (تعلق) ہے جو کہ اور اُمم (امتوں) کے مومنین کو نہیں۔[21]

☆اپنے ساتھی دیوبندیوں سے پوچھئے کیا وہ اِن اَحادیث کو مانتے ہیں؟ اگر مانتے ہیں تو وہ دیوبندی نہیں بریلوی ہیں اگر نہیں مانتے تو پھر سوال کیجئے کہ تم وہابی ہو کیونکہ اُس کے خلاف عقیدہ کو تمہارا حسین احمد وہابی کہتا ہے۔اُویسی غُفرلہٗ

---

[19] (مثل کفر کے نقل کرنے سے ناقل کافر نہیں ہو جاتا)

[20] (الشہاب الثاقب، باب اول، صفحہ ۲۲۴تا ۲۲۷، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

[21] (الشہاب الثاقب، باب اول، صفحہ ۲۲۷، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

حضور جیسا ھونا مُمتنع ھے: کمالاتِ رُوحیہ میں کوئی شخص حضرت سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مُماثِل(مثل) اور مُقارِب ہو ہی نہیں سکتا پس باعتبارِ جسمِ اَطہر کے۔ اگرچہ آپ اولادِ آدم اور بنی آدم ہیں لیکن باعتبار روح کے آپ سب کے امام اور باپ ہیں باوجود اس کے یہ نسبت حضرت علیہ السلام کے جملہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اُن کو کمالاتِ جسمانیہ میں بھی خَلائِق(مخلوق) میں یکتائی تھی اور ہے۔[22]

وسیلہ: (ہمارے) یہ مقدّس اَکابر ہمیشہ اولیاء کرام وانبیاء عظام سے تَوسُّل (وسیلہ) کرتے رہتے ہیں اور اپنے مخلصین کو اُس کی ہدایت کرتے رہتے ہیں جس کو وہابیہ مثلِ شرک ناجائز وحرام جانتے ہیں۔[23]

(۵) وہابیہ اَشغالِ باطنیہ واَعمالِ صوفیہ مراقبہ ذکر وفکر وارادت ومَشیخت و رَبطُ القلب بالشیخ وفنا وبقا وخَلوت وغیرہ اَعمال کو فُضول و لغو بدعت وضَلالت (گمراہی) شمار کرتے ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں نے دیارِ نجد کا سفر کیا ہوگا یا اُن سے اِختلاط (میل جول) کیا ہوگا اُس کو بخوبی معلوم ہوگا فُیوضِ روحیہ اُن کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے ''ومثل ھذا'' اب غور فرمائیں اور ان مقدّس اکابر کے اَحوال کی طرف توجہ کریں تو یہ جُملہ حضرات طریقِ صوفیہ باطنیہ سے منسلک ہیں۔ ریاضت ودَوام فکر وذکر اُن کا شِعار (دستور) ہے دونوں حضرات مولانا نانوتوی ومولانا گنگوہی قُدّسَ اللہ اَسرارُہما نے طُرُقِ اربعہ میں حضرت قطب العالم مولانا الحاج امداد اللہ صاحب تھانوی ثم المکی قدس اللہ سرہ العزیز سے بیعت کیا اور اذکار وافکار اور قوّی روحیہ میں اُس درجہ کو پہنچے کہ خلافت وخِرقہ (صُوفیوں کا لِباس) اپنے مرشد کامل علیٰ وجہِ اَتم واَکمل حاصل فرمایا۔[24]

امداد السلوک صفحہ ۴ میں ہے: ''ہرکه را پیرے نباشد پیرا وشیطاں بود'' یعنی جس کا کوئی پیر نہیں اُس کا پیر شیطان ہے۔

صفحہ ۷ میں ہے: ''بدانکه سالک شیخ کامل که رفیق طریق او بود ضروربایدٗ''

صفحہ ۱۰ میں ہے:

وہم مرید بریقین داند که روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہرجاکه مرید باشدقریب یابعیداگرچه ازشخص شیخ دوربست ۔ اماروحانیت اودورنیست چوں ایں امرمحکم داند وہروقت شیخ را بیادواردوربط قلب پیدا آیدوہردم مستفید بود وچوں مرید درحل و اقعه محتاج شیخ بود شیخ را به قلب حاضرآورده بلسان حال سوال کند البته شیخ باذن الله تعالیٰ اورالقاء خو ابدکردمگرربط تام شرط است۔[25]

کیا وہ اُن سب خیالات کو پیر پرستی وغیرہ نہیں کہتے کیا وہ فنا وبقا وفناء الفناء وبقاء البقاء وچِلّہ کشی ومراقبات واذکار واَشغال وغیرہ وغیرہ کو بدعت سیئہ وضلالت خیال نہیں کرتے ہیں۔

(۶) وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور اُن کے مُقلّدِین کی شان میں الفاظ وہابیہ خبیثہ (برے الفاظ) استعمال کرتے ہیں اور اِس کی وجہ سے مسائل میں وہ اہل سنّت والجماعت کے مخالف ہوگئے چنانچہ غیر مُقلّدِین ہند اُسی طائفہ شنیعہ (بری جماعت) کے پیرو ہیں۔ وہابیہ نجدیہ عرب اگرچہ

---

[22]) (الشھاب الثاقب، باب اول، صفحہ۲۲۳تا۲۲۴، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)
[23]) (الشھاب الثاقب، باب اول، صفحہ۲۳۵، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)
[24]) (الشھاب الثاقب، باب اول، صفحہ۲۳۸تا۲۳۹، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)
[25]) (الشھاب الثاقب، باب اول، صفحہ۲۴۰تا۲۴۱، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

بوقتِ اظہارِ دعویٰ حنبلی ہونے کااِقرار کرتے ہیں لیکن عمل درآمد اُن کا ہرگز جُملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃاللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے بلکہ وہ بھی اپنے فَہم(خیال) کے مطابق جس حدیث کو مخالفِ فقہ حَنابلہ خیال کرتے ہیں اُس کی وجہ سے فقہ کو چھوڑدیتے ہیں اُن کا بھی مثلِ غیر مُقلّدِین کے اکابرِ اُمّت کی شان میں الفاظ گستاخانہ بےادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے اب آپ خیال فرمائیں کہ یہ اکابر اِن اُمور میں بالکل مخالف اُس طائفہ کے ہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃاللہ علیہ کے جُملہ مسائلِ اُصولیہ وفُروعیہ میں مُقلّدِ ہیں ائمّہ اربعہ میں سے ایک شخص کی تقلید کو واجب کہتے ہیں چنانچہ حضرت مولانا نانوتوی رحمۃاللہ علیہ نے لطائفِ قاسمیہ میں اور مولانا گنگوہی رحمۃاللہ علیہ نے سبیل الرشاد میں اِس کو مُفَصّل طور سے لکھا ہے کہ بلکہ مولانا گنگوہی رحمۃاللہ علیہ کا ایک رسالہ فقط وُجوبِ تقلیدِ شخصی میں چھپا ہوا ہے۔ ''الرای النجیح فی عدد رکعات التراویح'' بیس رکعات کو بدعت عمریؓ وغیرہ الفاظ شَنِیعہ(برے الفاظ) کے ساتھ یاد کرتے ہیں لکھا ہے اور مولانا نانوتوی رحمۃاللہ علیہ نے مسئلہ قرأت خلف الامام میں توثیق الکلام فی الانصات خلف الامام تحریر فرمایا ہے اور مسئلہ تراویح میں دو رسالے ''مصباح التراویح'' اور ''الحق الصریح فی عدد التراویح'' تصنیف فرمائے۔[26]

فتاویٰ رشیدیہ میں متعدّد(اکثر) مقامات پر حضرت مولانا گنگوہی رحمۃاللہ علیہ نے طائفہ وہابیہ غیر مُقلّدِین کو فاسق تحریر فرمایا ہے اور اُن کی اِقتداء(پیروی) کو مکروہ کہا کہ سَلف صالحین وائمّہ مُجتہدِین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے فِسق عائد ہوتا ہے(گمراہی ہوتی ہے)۔[27]

''عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی'' وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ اِستوا ظاہری اور جِہات(سمت) وغیرہ ثابت کرتا ہے جس کی وجہ سے ثُبوتِ جِسمیت وغیرہ لازم آتا ہے مگر یہ مقدّس بزرگوار ان سب آیات واَحادیث میں مِثلِ سَلف بنفی لوازِمِ حُدوث وجِسمیت تَوَقُّف فرماتے ہیں اور یا مِثلِ خَلفُ ان کی تاویلات جائز فرماتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس(اسی پر قیاس کریں)۔ مسئلہ ندا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں اور یہ حضرات نہایت تفصیل فرماتے ہیں۔[28]

وہابیہ تمباکو کھانے اور اُس کے پینے کو حُقّہ میں ہو یا سِگار میں یاچرٹ میں اور اُس کے ناس لینے کو حرام اور اکبر الکبائِر سے شمار کرتے ہیں اِن جُہَلاء(جاہلوں) کے نزدیک معاذاللہ زنا اور سَرِقَہ(چوری) کرنے والا اِس قدر ملامت نہیں کیا جاتا جس قدر تمباکو استعمال کرنے والا ملامت کیا جاتا ہے۔ اِن حضرات کا خیال دیکھئے تو یہ جُملہ بزرگانِ دین تمباکو کے استعمال پر سوائے کراہتِ تنزیہی وخلافِ اولیٰ دوسرا کوئی حکم نہیں فرماتے ہیں اور بعض حضرات بوجہِ ضرورت خود استعمال فرماتے ہیں چنانچہ متعدد فتاویٰ اور تصانیف میں یہ اَمر شائع ہو چکا(چھپ چکا) ہے۔[29]

وہابیہ اَمرِ شفاعت میں اِس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عَدم کے(نا ہونے کے منزلہ کو) پہنچادیتے ہیں حالانکہ یہ اکابر ظاہراً وباہراً تحقیق اور ثبوتِ شفاعت کے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قائل ہیں اور اَقسامِ خَمسہ مذکورہ کُتُبِ کلامیہ سب آپ کے واسطے خصوصاً اور عُموماً ثابت مانتے ہیں اور زائر(زیارت کرنے والے) کو حکم کرتے ہیں کہ بوقتِ حضوری بارگاہِ مُصطفوی اِس کا سوال کرے۔[30]

---

[26] (الشھاب الثاقب، باب اول، صفحہ۲۴۱تا۲۴۲، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

[27] (الشھاب الثاقب، باب اول، صفحہ۲۴۱تا۲۴۲، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

[28] (الشھاب الثاقب، باب اول، صفحہ۲۴۳، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

[29] (الشھاب الثاقب، باب اول، صفحہ۲۴۵، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

[30] (الشھاب الثاقب، باب اول، صفحہ۲۴۶، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

وہابیہ سوائے علم اَحکام الشّرائع جُملہ عُلوم اَسرارِ حَقّانی وغیرہ سے ذاتِ سرورِ کائنات، خاتم النّبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالی جانتے ہیں اور (ہمارے) یہ حضرات یہ فرماتے ہیں کہ علم اَحکام و شَرائع و علم ذات وصفات واَفعال جناب باری عَزّاِسْمُہٗ واسرارِ حقانی کونیہ[31] وغیرہ وغیرہ میں حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ مرتبہ ہے کہ نہ کسی مخلوق کو نصیب ہوا اور نہ ہوگا۔ علم اور ماسوا اُس کے جتنے کمالات ہیں سب میں بعدِ خداوندِ کریم عَزّاِسْمُہٗ مرتبہ حضور علیہ السلام کا ہے۔ عُلومِ اوّلین وآخرین (ابتداء وانتہاء کے علم) سے آپ مالامال فرمائے گئے ہیں کوئی بَشَر (انسان) کوئی ملک (فرشتہ) کوئی مخلوق آپ کے ہم پلّہ عُلوم اور دیگر کمالات میں نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ آپ سے افضل ہو۔ ہاں البتہ اِحاطہ جُملہ جزئیات وکُلّیاتِ کَونیہ کو مخصوص بجناب باری تعالیٰ عَزّاِسْمُہٗ ہے وہی علّامُ الغُیوب والشّہادات (ظاہر اور باطن کو خوب جاننے والا) ہے۔[32]

وہابیہ نفس ذِکرِ ولادتِ حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبیح (برا) وبدعت کہتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس (اسی پر قیاس کریں) اَذکارِ اَولیاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو بھی بُرا سمجھتے ہیں اور یہ جُملہ حضرات نفسِ ذِکرِ ولادت شریفہ کو بروایاتِ مُعتبرہ مندوب اور مُستَوجِب برکت (سبب برکت) فرماتے ہیں البتہ اِن قیُود کو منع کرتے ہیں جن کو جُہلاءِ زمانہ نے زیادہ کر کے لازم ٹھہرالیا ہے اور اُن کی وجہ سے شرعاً کوئی قَباحَت پیدا ہو۔[33]

صاحبان! آپ حضرات کے ملاحظہ کے واسطے یہ چند اُمور ذکر کر دیئے گئے ہیں جن میں وہابیہ نے عُلمائے حرمین شریفین کے خلاف کیا تھا اور کرتے رہتے ہیں اور اِسی وجہ سے جبکہ اُنہوں نے غلبہ کر کے حَرمین شریفین پر حاکم ہو گئے تھے ہزاروں کو تہِ تیغ (تلوار سے گردن اڑا) کر کے شہید کیا اور ہزاروں کو سخت ایذائیں (تکلیفیں) پہنچائیں بارہا اُن سے مباحثے ہوئے۔ اِن سب اُمور میں ہمارے اکابر اُن کے سخت مخالف ہیں پس تَوہب؎ اور وہابیت کا اِلزام لگانا اُن پر سخت اِفترا (جھوٹا الزام) اور بُہتان بندی ہے۔[34]

نوٹ: یہ تمام مضمون دیوبندیوں کے شیخ الاسلام حسین احمد عُرف مدنی کی کتاب "الشہاب الثاقب" کا ہے اِسی لئے شک کرنے کی ضرورت نہیں ویسے بھی یہ کتاب عام ملتی ہے خود پڑھ لیں۔

دیوبندی دوغلے کیوں؟: عوام حیران ہوں گے کہ یہ لوگ کبھی تو وہابیت پر فخر کرتے ہیں، کبھی لعنت بھیجتے ہیں اِس کی کیا وجہ ہے؟ بھائیو! وجہ وہی ہے جو میں نے کہا کہ یہ شُتر مرغ ہیں کہ جب نجدیوں وہابیوں کو تھوڑا سا اِقتدار ملا تھا اُس وقت مولوی رشید احمد گنگوہی نے اُن کی تعریف کے پُل باندھ دیئے پھر جب شکست کھائی اور تُرکوں نے اِقتدار سنبھالا تو حسین احمد مدنی نے اُنہیں غلیظ گالیاں دیں اور اُن کے پول کھولے۔ پھر جب تیسری دفعہ نجدیوں کا پورا قبضہ ہوا تو اب اُن کے ریال پر پل رہے ہیں اور محمد بن عبدالوہاب کو شیخ الاسلام اور نجدیوں سے رشتہ جوڑ رہے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ دیوبندی در حقیقت وہابی ہیں حنفی نام کے ہیں کیونکہ شیخ سعدی قُدّس سرُّہ نے فرمایا:

تامردسخن نگفته باشد عیب وہنرش نهفته باشد

یعنی آدمی جب تک گفتگو نہ کرے (خاموش رہے) اُس کے عیب و ہنر پوشیدہ رہیں گے۔

---

[31] (اسرار کونیہ کسی جزئی بات کا علم جو عام قانون اور قاعدے سے مستثنیٰ ہو۔)

[32] (الشهاب الثاقب، باب اول، صفحہ۲۴۶، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

[33] (الشهاب الثاقب، باب اول، صفحہ۲۴۶، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

[34] (الشهاب الثاقب، باب اول، صفحہ۲۴۶تا۲۴۷، دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

آدمی جب بولے گا یا کوئی کام کرے گا تب معلوم ہوتا ہے کہ یہ کون ہے کیا ہے۔ اِس لئے یہ جب کتابوں کے ذریعے بولے تو ہم سمجھ گئے کہ دیوبندی وہابی ہیں۔

وھابی کون اور کیا ھے: وہابی سے ہماری مراد محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد و مسائل کا پیروکار یا اُسے اچھا سمجھنے والا۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی گمراہ، گمراہ کن اور خارجی تھا۔ فقہ و فتویٰ کی مشہور کتاب شامی میں ہے:

كَمَا وَقَعَ فِي زَمَانِنَا فِي أَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوا عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَكَانُوا يَنْتَحِلُونَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ، لَكِنَّهُمْ اعْتَقَدُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُونَ وَأَنَّ مَنْ خَالَفَ اعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُونَ، وَاسْتَبَاحُوا بِذَلِكَ قَتْلَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتَّى كَسَرَ اللَّهُ تَعَالَى شَوْكَتَهُمْ وَخَرَّبَ بِلَادَهُمْ وَظَفِرَ بِهِمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِينَ عَامَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ وَأَلْفٍ[35]

یعنی جیسے کہ ہمارے زمانہ میں محمد بن عبدالوہاب کے ماننے والوں کا واقعہ ہوا کہ یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ و مدینہ پر غلبہ کر لیا اپنے آپ کو حنبلی کہلائے لیکن اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقائد کے خلاف ہیں وہ مشرک ہیں اِسی لئے اُنہوں نے اہلِ سنّت والجماعت کا قتل جائز سمجھا اور عُلمائے اہلِ سنّت کو قتل کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہابیوں کی شوکت (قوت) توڑ دی اور اُن کے شہروں کو ویران کر دیا اور اسلامی لشکروں کو اُن پر فتح دی ۱۲۳۳ھ کا واقعہ ہے۔

وھابی نجدی کے عقائد و مسائل: کُتبِ وہابیہ اور تاریخ شاہد (گواہ) ہے کہ نجدی عقائد خطرناک ہیں۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔

☆روضے گرانا (واضح ہے دلیل دینے کی ضرورت نہیں)

☆اولیاء کرام ودیگر جُملہ اہلِ سنّت کو کافر جاننا۔

☆درود و سلام سے انکار بلکہ اُن کتابوں کو جلا دینا جس میں درود شریف کے فضائل اور صیغے جمع کئے گئے جیسے دلائل الخیرات وغیرہ۔

☆سر منڈوانا۔ ☆تقیّہ کرنا۔ ☆میلاد شریف حرام۔

☆دعا کے بعد درود شریف حرام و ناجائز۔ ☆بُتوں والی آیات اہلِ اسلام پر پڑھنا۔

☆نبی علیہ السلام کو کوئی اِختیار نہیں۔

☆حضور علیہ السلام کے لئے عقیدہ ہے وہ تو مر گئے اب وہ کسی کو کیا نفع یا نقصان دے سکتے ہیں۔

نجدیوں وہابیوں کے مزید عقائد و مسائل فقیر کی کتاب ''ابلیس تا دیوبند'' میں ہیں۔

دیوبندی وھابی نجدی بھائی بھائی: دیوبندی فرقہ کا ہمیشہ سے دوغلی پالیسی پر عمل رہا۔ تاحال یہی حال ہے لیکن جو کچھ اُن کی کتابوں میں ہے وہ لاکھ چھپائیں اُن کا یہ عیب چھپنے کا نہیں اِسی لئے یہ لاکھ بار اپنے آپ کو سنی حنفی، چشتی، قادری، اُویسی، نقشبندی، سہروردی کہتے ہیں باشعور عوام اُنہیں سونگھتے تک نہیں ہیں۔

دیوبندی عقائد و مسائل: اُن کے اکابر کی تصنیفوں میں لکھے ہوئے عقائد و مسائل ملاحظہ ہوں۔

---

[35] (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الجهاد، باب البغاة، 314/6، دار العالم کتب، الریاض، السعودیة)

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ چوری کر سکتا ہے، جھوٹ بول سکتا ہے، ظلم کر سکتا ہے، جو کچھ گندے گھنونے کام بندے کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں وہ سب گندے گھنونے کام کرنا اللہ کے لئے کوئی عیب نہیں نہ اِن کاموں کے کرنے سے اُس کی ذات میں نقصان آسکتا ہے۔ اِمکانِ کذب کے مطابق یہ عقائد ثابت ہے۔

اصل عبارت: چوری و شراب خوری و جَہل و ظُلم سے مُعارضہ بھی کم فَہمی سے ناشی (پیدا ہونے والا) ہے کیونکہ معلوم ہے کہ غلام دستگیر[36] کے نزدیک خدا کی قدرت کا بندے کی قدرت سے زیادہ ہونا اور خدا کے مقدورات (قدرت) کا بندے کے مقدورات سے زائد ہونا ضروری نہیں حالانکہ یہ کُلّیہ مُسلّمہ اَہلِ کلام ہے کہ جو مقدورُ العبد (بندے کی قدرت میں) ہے وہ مقدور اللہ (اللہ کی قدرت میں) ہے۔ (۲۵ اگست ۱۸۹۸ء، ضمیمہ اخبار نظام الملک مولوی محمود حسن دیوبندی)

عبارت: کذب و ظُلم و سائر قبائح (تمام برائیوں) میں بالنظر اِلٰی ذاتِ الباری کوئی قُبح (برائی) ہی نہیں یعنی اِن اَفعال کی وجہ سے اُس کی ذاتِ اَقدس میں کوئی قُبح (برائی) لازم نہیں ہو سکتا۔[37]

☆ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم علیہ السلام کو اِس معنی میں خاتم النبیین سمجھنا کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں عوام یعنی ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے سمجھدار لوگوں کے نزدیک اِس میں کوئی فضیلت نہیں۔ بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں:

> عوام کے خیال میں تو رسول صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں سے آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔[38]

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے میں کچھ فرق نہیں پڑ سکتا چنانچہ بانی مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں:

> اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔[39]

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ شیطان اور ملک الموت کا علم ہے یعنی شیطان و ملک الموت کے علم سے رسول اللہ کا علم کم ہے۔ مولوی رشید گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھوی براہین قاطعہ میں لکھتے ہیں:

> شیطان و ملک الموت کو یہ وُسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وُسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔[40]

---

36) مولانا قصوری مرحوم جن کے ساتھ بہاولپور میں دیوبندیوں کا مناظرہ ہوا۔ تفصیل ملاحظہ ہو "تقدیس الوکیل" اُویسی غفرلہ

37) (الجہد المقل فی تنزیہ المعز والمزل، جلد ۱، صفحہ ۷۷، مصنف مولوی محمود الحسن دیوبندی صدر مدرس دار العلوم دیوبند، ناشر مکتبہ بلالی، ساڈھورہ)

38) (تحذیر الناس، صفحہ ۵، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی)

(تحذیر الناس، صفحہ ۳، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور، یوپی)

39) (تحذیر الناس، صفحہ ۳۴، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی)

(تحذیر الناس، صفحہ ۱۴، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور، یوپی)

40) (البراہین القاطعہ، صفحہ ۵۵، دار الاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

یعنی شیطان و ملک الموت کے علم سے زیادہ رسول اللہ کا علم ماننے والا مشرک ہے یعنی شیطان و ملک الموت علم میں خدا کے شریک ہیں جب ہی تو رسول اللہ کا اُن سے زیادہ علم ماننا شرک ہوا۔

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بعض غیبوں کا علم حاصل ہے اُس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علمِ غیب تو عام لوگوں کو بلکہ ہر بچے ہر پاگل کو بلکہ تمام جانوروں چوپایوں کو بھی حاصل ہے چنانچہ دیوبندی مذہب کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

> پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے۔(41)

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ جو مسلمان کسی نبی یا ولی کو پکارتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یا خواجہ غریب نواز، یا حسین یا علی کہتے ہیں یا اُن کی منتیں مانتے ہیں ،نذر و نیاز کرتے ہیں یا کسی نبی یا ولی کو شفاعت کرنے والا جانتے ہیں وہ سب لوگ ابو جہل کے برابر ہیں۔ چنانچہ دیوبندی مذہب کے امام مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

> یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اُن کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا بھی اُن کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گا گو کہ اُس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔(42)

دیوبندیوں کی اِس عقیدے کی بناء پر دربارِ خواجہ غریب نواز و بارگاہِ مسعود سالار و مزارات اولیاء کے خیرات و صدقات و نذر و نیاز اور چڑھاوے وغیرہ شرک ہوئے اِس پر راضی رہنے والے اور اِس خیرات صدقات کے کھانے سب کے سب مشرک بلکہ ابو جہل کے برابر مشرک ہوئے۔

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ محرّم میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ شہادت صحیح روایتوں سے بھی بیان کرنا حرام ہے اُن کی نیاز کا شربت دودھ اور اُن کی سبیل کا پانی پینا بھی حرام ہے، اُن کاموں میں چندہ دینا بھی حرام ہے لیکن ہولی دیوالی کی پوریاں کچوریاں کھانا جائز ہے چنانچہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

> محرم میں ذکر شہادتِ حسین علیہ السلام کرانا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تَشَبُّہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔(43)

---

41) (حفظ الایمان مع بسط البنان، صفحہ ۱۵، دارالکتاب دیوبند، یوپی)

(حفظ الایمان مع بسط البنان و تغییر العنوان، صفحہ ۱۳، قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی)

42) (تقویۃ الایمان، پہلا باب توحید و شرک کے بیان میں، صفحہ ۸، مطبوعہ دہلی)

(تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، صفحہ ۱۱، ناشر شمع بک ایجنسی یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

43) (فتاوی رشیدیہ (کامل)، کتاب العلم، صفحہ ۱۴۹، ناشر دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

اور حاشیہ پر لکھ دیا ''انہ کفر ''یعنی اِس لئے کہ یہ سب کفر ہے۔

یہی مولوی رشید احمد گنگوہی سے سوال ہوا:

ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاذ یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطورِ تحفہ بھیجتے ہیں اُن چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

الجواب: درست ہے۔[44]

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار (موچی) سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔[45]

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔[46]

غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔[47]

مولوی رشید احمد گنگوہی فتاوی رشیدیہ حصہ سوم میں لکھتے ہیں: پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ شرک صریح ہے۔

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی تعظیم صرف بڑے کی تعظیم کی طرح کرنی چاہیے چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے:

> انسان آپس میں (سب) بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اُسی کو چاہیے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء وانبیاء امام زادے پیر اور شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرماں برداری کا حکم کیا ہے ہم ان سے چھوٹے ہیں۔[48]

گویا دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ امت پر پیغمبر کو ایسی سرداری حاصل ہے جیسے پٹیل (چودھری/سردار) کو اُس کی قوم پر اور زمیندار کو اُس کے گاؤں پر۔ چنانچہ مولوی اسمعیل دہلوی نے لکھا: جیسا کہ قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔[49]

---

44) (فتاوی رشیدیہ (کامل)، کتاب حرمت اور جواز کے مسائل، صفحہ ۵۷۵، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

45) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک، صفحہ ۲۰، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

46) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الثانی فی ذکر رد الاشراک فی العلم، صفحہ ۳۰، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

47) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الرابع ذکر رد الاشراک فی العبادات، صفحہ ۷۷، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

48) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الرابع ذکر رد الاشراک فی العبادات، صفحہ ۸۰، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

49) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الرابع ذکر رد الاشراک فی العبادات، صفحہ ۸۵، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ نماز میں رسول اللہ کا خیال تعظیم کے ساتھ لانا زناکاری، رنڈی بازی اور اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ اِن ناپاک کاموں کے خیال سے نماز ہو جائے گی مگر رسول اللہ کے خیال سے نماز بھی نہیں ہوتی اور آدمی بھی مشرِک ہو جائے گا۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

ازوسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجه خود بہتراست وصرف ہمت بسوی شیخ وامثال آنازمعظمین گوجنابِ رسالت مآب باشند بچندیں مرتبه بدترازاستغراق درصورت گاؤخرخوداست خیال آنباتعظیم واجلال بسوید ای دل میچسپد بخلاف خیال گاؤ وخرکه نه آں قدرچسپیدگی می بود ونه تعظیم بلکه مہان ومحقرمی بودو ایں تعظیم واجلال غیرکه درنمازملحوظ ومقصود میشود بشرک میکشد۔[50]

یعنی زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامَعت (ہمبستری) کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اُسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جنابِ رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مُستغرَق (گم) ہونے سے بُرا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تواِس قدر چَسپِیدَگی (چپک) ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ بار بار میلاد شریف کرانا کنہیا (کرشن) کے جنم کی مثل بلکہ اُس سے بھی بدتر ہے۔ فرضی خرافات بُری حرکت قابِل ملامت اور فِسق و حرام ہے چنانچہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

یہ ہر روز اعادہ ولادت کا مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے کہ نقل شہادت کے اہل بیت بتاتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام وفسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قسم سے بڑھ کر ہوئے تو تاریخ معین پر کرتے ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں۔[51]

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ صرف ایک اللہ کو ماننا چاہیے تمام پیغمبروں کا یہی حکم ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو مت مانو چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوائے کسی کو نہ مانے۔[52]

---

50) (صراط مستقیم مترجم اردو از مولانا اسمعیل، صفحہ ۱۱۸، ادارہ نشریات اسلام، اردو بازار، لاہور)

(صراط مستقیم مترجم، صفحہ ۱۴۸، مطبوعہ دار الکتاب دیوبند یوپی)

51) (براہین قاطعہ، صفحہ ۱۴۸، کتب خانہ رحیمیہ سہارنپور)

52) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک، صفحہ ۲۱، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

دیوبندیوں کاعقیدہ ہے کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء واولیاء اُس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ [53]

دیوبندیوں کاعقیدہ ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے کیونکہ اُنہوں نے تو صرف مرِدوں کو زندہ کیا مگر ہمارے گنگوہی جی نے مرِدوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے بھی نہ دیا۔ مولوی محمود الحسن صدر مدرسہ دیوبند گنگوہی جی کے مرنے پر اُن کی تعریف میں مرثیہ لکھتے ہیں:

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا   اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم [54]

فائدہ: اِس شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گنگوہی کو افضل بتایا اور توہین کی بھی اِسی مرثیہ میں یوسف علیہ السلام کی بھی کمال توہین کی ہے اِسی مرثیہ میں لکھتے ہیں:

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں   عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی [55]

فائدہ: اَعلیٰ درجے کے حسین و جمیل اللہ کے بندے یوسف علیہ السلام ہیں مگر گنگوہی صاحب کے کالے کالے بندے یوسف ثانی ہیں تو گورے گورے گنگوہی کا کیا کہنا یہ تو خدا سے بھی بڑھ گئے۔ **معاذ اللہ**

دیوبندیوں کاعقیدہ ہے کہ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثانی رشید احمد گنگوہی ہے چنانچہ اُن کے مرنے کے بعد اُن کی تعریف میں محمود الحسن دیوبندی لکھتے ہیں:

زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اُعل ہبل شاید   اُٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی [56]

دیوبندیوں کاعقیدہ ہے کہ کسی نبی یا رسول یا ولی سے بلکہ اللہ کے سوا کسی اور سے نفع یا نقصان کی اُمید رکھنے والا مشرک ہے چنانچہ اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے:

مشکل کے وقت پکارنا اللہ کا ہی حق ہے اور نفع اور نقصان کی اُمید اسی سے چاہیے کہ یہ معاملہ کسی اور سے کرنا شرک ہے۔

مگر گنگوہی سے مانگنا عین اسلام ہے دیکھئے مرثیہ میں لکھا ہے:

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب   گیا وہ قبلۂ حاجاتِ روحانی و جسمانی [57]

گنگوہی صاحب مربّی خلائق ہیں دیکھئے مرثیہ میں ہے:

خدا اُن کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے   مرے مولیٰ مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی [58]

دیوبندیوں کاعقیدہ ہے جو شخص رسول اللہ کو ذاتی علمِ غیب بغیر عطائے خداوند ثابت کرے اُس کو کافر نہیں کہنا چاہیے بلکہ اُس کے اُس کفر کی تاویل کرے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

---

53) (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الرابع ذکر رد الاشراک فی العبادات، صفحہ ۴۷، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

54) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، صفحہ ۲۳، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

55) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، صفحہ ۹، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

56) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، صفحہ ۵، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

57) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، صفحہ ۸، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

58) (مرثیہ از محمود حسن صاحب، صفحہ ۹، ناشر کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

جو یہ عقیدہ رکھے کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدوں اطلاع حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر کا ہے امام نہ بنانا چاہیے اگرچہ کافر کہنے سے بھی زبان کو روکے اور تاویل کرے۔(فتاوی رشیدیہ جلد اول)

دیوبندیوں وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ صرف شرک سے بچنا بخشش کا ذریعہ نہیں بلکہ بخشش کا دارومدار گناہوں پر ہے جتنے گناہ ہوں گے اتنی ہی بخشش ہوگی اگر گناہ نہیں ہے تو بخشش بھی نہیں ہوگی۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے:

اس دنیا میں سب گناہ گاروں نے گناہ کئے ہیں کہ فرعون بھی اِس دنیا میں تھا اور ہامان بھی اِس میں بلکہ شیطان بھی اِسی میں ہے پھر یوں سمجھے کہ جتنے گناہ اُن سب گناہگاروں سے ہوئے ہیں سوا ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اُس کے گناہ ہیں اللہ تعالیٰ اُتنی ہی اُس پر بخشش کرے گا۔[59]

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اردو زبان میں دیوبندی مُلّاؤں کے شاگرد ہیں۔ رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی براہین قاطعہ میں لکھتے ہیں:

مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلماتِ ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے عُلماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ مدرسہ کا معلوم ہوا۔[60]

فائدہ: اُویسی کہتا ہے یہ خواب من گھڑت ہے یا پھر اقرار کریں کہ حضور حاضر وناظر ہیں۔

نوٹ: اُن کے دیگر گندے عقائد ومسائل دیکھنا منظور ہو تو فقیر اُویسی غُفرلہٗ کی کتاب ''التحقیق الکامل فی امتیاز الحق والباطل'' عرف دیوبندی بریلوی فرق کا مطالعہ کیجئے۔

دیوبندی ٹولیاں: حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امّت میں تہتّر (73) فرقے ہوں گے بہتّر (72) جہنم میں جائیں گے صرف ایک جنتی ہوگا اُن بہتّر (72) فرقوں میں سے ایک یہی فرقہ ہے۔

جماعت تبلیغی والے وہابی ہیں: عوام بلکہ بہت سے پڑھے لکھے لوگ یہ کہتے ہیں یہ لوگ فی سبیل اللہ تبلیغ کرتے اپنا کھاتے ہیں کسی سے کچھ نہیں لیتے اور دین کی باتیں بتاتے ہیں اور کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے سیدھے سادھے مسلمان ہیں تو اُنہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ بھی اِن کا پھنسانے کا ایک ڈھنگ ہے کیونکہ اگر وہ صاحب کہہ دیں کہ ہم وہابی دیوبندی ہیں تو اہل سنّت کے عوام اُن کے دام وتزوِیر (مکر وفریب کے جال) میں نہیں آسکتے اِسی لئے اُنہیں ٹریننگ (Training) دی جاتی ہے اور اِس بات پر مضبوط کرکے بھیجا جاتا ہے کہ کسی کو یہ نہ بتانا کہ ہم وہابی دیوبندی ہیں حالانکہ اُن کے بڑے وہابیت پر ناز کرتے اور بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کو وہابی بنادیں چنانچہ ملاحظہ ہوں۔

[59] (تقویۃ الایمان، الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک، صفحہ ۴۹، مکتبۂ خلیل، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

[60] (البراہین القاطعۃ، صفحہ ۲۶، دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

مولوی محمد الیاس کا بیان: بانی تبلیغی جماعت نے فرمایا مولانا اشرف علی تھانوی صاحب (دیوبندی) نے دین کی بہت خدمت کی ہے میں چاہتا ہوں تعلیم تواُن کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو اِس طرح اُن کی تعلیم عام ہو جائے گی۔[61]

فائدہ: دیکھئے تبلیغی جماعت کے بانی نے اصلی مقصد بتادیا کہ اُس نے وہی بات نکالی جو ہم نے کہا اور مولوی اشرف علی تھانوی کی تمنّا بھی یہی تھی کہ تمام مسلمان وہابی بن جائیں۔

فقیر اُویسی غفرلہ کا تبصرہ: تبلیغی جماعت کو درمیان میں فقیر نے محض مثال کے طور لکھاہے کہ تاکہ عوام یقین کر سکیں کہ دیوبندی ہیں تو وہابی لیکن زبان سے اقرار کرتے ہیں تو عوام دام وتَزویر میں نہیں پھنس سکتے جیسے فقیر نے ابتدا میں مولوی اشرف علی تھانوی کے ملفوظات درج کئے ہیں اِسی طرح تبلیغی جماعت کا سب کو معلوم ہے کہ دیوبندی ہیں اور دیوبندیوں کو دیوبندی لقب پر ناز ہے لیکن تبلیغی جماعت کے کسی فرد سے پوچھو کہ تم دیوبندی ہو وہ کہے گا نہیں حالانکہ جھوٹ بول رہاہے اِس لئے کہ وہ دیوبندی ہیں ''لعنة اللّٰه علی الکاذبین'' کاتَمغہ قبول کرے گا لیکن خود کو دیوبندی ظاہر کرنا گوارا نہیں کرے گا وہ صرف اِس لئے کہ اگر وہ اقرار کرے کہ وہ دیوبندی ہے تو عوام دام تَزویر میں نہیں پھنستے کچھ یہی حال دیوبندیوں کا ہے کہ حقیقی وہابی ہیں لیکن اُس کا اظہار گوارا نہیں۔

معجزۂ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ پہلے خَوارج (فرقہ) کی خبر سنا کر اُس کی علامات بھی بتائیں جنہیں اِختصار سے گذشتہ سُطور میں درج کیا گیا ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ وہ ہر صدی میں پینترا (پہلو) بدل لیں گے یہاں تک کہ اُن کا آخری گروہ دجّال سے جا کر ملے گا۔ یہاں تفصیل کا موقع نہیں[62] اور اپنی صدی کے عوام سے گزارش کی جاتی ہے کہ دیوبندیوں کا ہندوستان میں مورثِ اعلیٰ اسماعیل دہلوی ہے اُس نے سکھوں سے جہاد کا ڈھونگ رچا کر عوام کو دامِ تزویر میں پھنسانے کا جو طریقہ اختیار کیا ہم نے دیکھا نہیں پڑھا سنا تو ہے کہ جہاد کے نام پر شہروں، قصبوں، دیہاتوں میں مجاہدین کی ٹولیاں بنا کر دہلی سے بالا کوٹ تک گشت لگائیں جب وہ انجہانی (فوت) ہوا تو پھر اَحرار و کانگریس کے نام سے اُبھرے، سرخ جھنڈے اور کلہاڑی نشان بنایا لیکن اللہ تعالیٰ کو پاکستان بنانا منظور تھا اِسی لئے سرخ جھنڈے اور کلہاڑی صفحۂ ہستی سے مٹ گئی۔ اُس کے بعد صدی رواں تک بستر سر پر لوٹا ہاتھ میں تبلیغ کے نام قَریہ قَریہ شہر شہر کا دورہ ہو رہاہے۔ اِس جماعت نے جب سے کعبہ معظمہ پر حملہ کیاہے اُس وقت سے بستر بندی کا رنگ پھیکا پڑ گیاہے تو اُنہوں نے ''انجمن سپاہِ صحابہ'' جس کا دوسرا انجمن خون خرابہ کی بنیاد ڈالی اور یہ سب کو معلوم ہے کہ اُسی صدی کا پَینترا ہے اِس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ نقشہ میں دیا ہوا اُن کا نسب نامہ صحیح اور سو فیصد صحیح ہے ہر صدی میں رنگ بدلے اور کئی نام تبدیل کئے لیکن فقیر اُویسی غفرلہ نے اُنہیں دیکھ کر کہا:

بہر رنگے که خواہی جامه می پوش — من اندازقدت را خوب می شناسم

دیوبندیوں وھابیوں کا شناختی کارڈ: حضور تاجدارِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کے تہتّر (73) فرقے کی تقسیم کی خبر دے کر فرمایا ۷۲ جہنمی ہوں گے صرف ایک بہِشتی (جنتی) ہو گا۔ پھر اُن ۷۲ فرقوں کے ہر ایک کے عقیدے اِجمالاً بتائے لیکن اُن کی نشانیاں نہیں بتائیں البتہ اُن کے

---

61) (ملفوظات مولانا الیاس، ملفوظ نمبر ۵۶، صفحہ ۵۱، ۵۲، مدنی کتب خانہ، گلشن اسلام، بفر زون کراچی)

62) (آخری صفحہ پر نقشہ ملاحظہ کریں)

ایک فرقے کے عقائد بھی اور اُن کی تفصیل کے ساتھ نشانیاں بھی نہ صرف علمی نشانیاں بلکہ اُن کے جسم کے سر سے لے کر پاؤں تک واضح طور پر بیان فرمائیں اور پھر اپنی بھولی اُمّت کو ایسے رہزنوں (لٹیروں) سے دور رہنے کی تلقین فرمائی اور اُن کے متعلق فرمایا: هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ[63]

یعنی وہ تمام انسانوں اور جانوروں میں بدترین مخلوق ہیں۔

اب فقیر اُن علامات کو مختصراً عرض کرتا ہے۔

☆علمِ غیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصیت سے اعتراض کرنا۔

☆نبی اکرم و دیگر انبیاء علیہم السلام اور اَولیائے کرام کی بے ادبی اور گستاخی کرنے میں نمبر اوّل رہیں گے۔

☆متقی پرہیزگار، خداترس، شریعت پر عمل کرنے والے کہ خلافِ شَرع سرِ مو (بال کی نوک کے برابر) فرق نہ آئے۔

☆قرآن خواں اور بہترین قرأت کے حامل کہ زمانہ اُنہیں اُن کی قرآن خوانی اور قرأت کا امام مانے۔

☆روزے اور نمازیں لمبی اور بظاہر خُشوع و خُضوع سے معمور کہ دوسرے نمازی اپنی نمازوں اور روزوں کو لاشے سمجھیں لیکن حقیقت سے کَوسوں دور۔

☆بہت بڑی بڑی شخصیتوں کو دینی معاملات میں گستاخانہ طریق سے برملا ٹوکنا۔

☆ماتھا اُبھرا ہوا تاکہ سجدہ کی رگڑ سے کالا سیاہ ہو کر داغا ہوا محسوس ہو۔

☆رُخسار کی دونوں طرفیں پھولی ہوئی تاکہ پیٹ پوجا پر واضح اور روشن دلیل ہو۔

☆آنکھیں دھنسی ہوئی۔

☆سر کے بالوں کے دشمن تاکہ صفائی کے بعد اُن کے سر شلغم نُما کر دوسرے مسلمانوں سے نمایاں ہو جائیں۔

☆چادریں موٹی پنڈلی سے نیچے گزر نہ سکیں تاکہ عوام کا اعتقاد بڑھے کہ بس یہی لوگ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے تابعدار ہیں اور باقی لوگ گمراہ۔

مزید تفصیل فقیر کی کتاب "دیوبندی وہابی کی نشانی" میں ہے۔

دیوبندیوں کا اقرار نامہ: دیوبندیوں کے قُطبِ عالَم مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہا:

محمد بن عبد الوہاب کے متقدیوں کو وہابی کہتے ہیں اُن کے عقائد عمدہ تھے۔[64]

محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عالم بالحدیث تھا شرک اور بدعت سے روکتا تھا۔

مولوی اشرف علی تھانوی:

1. بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں ہمارے ہاں فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو۔[65]
2. اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں پھر دیکھو خود ہی لوگ وہابی بن جاویں۔[66]

---

[63] (صحیح مسلم ،کتاب الزکاۃ، باب الخوارج شر الخلق والخلیقۃ، جلد۵، صفحہ ۳۱۱، حدیث ۱۷۷۵)

[64] (فتاوی رشیدیہ (کامل)، کتاب الجنائز، مسائل منثورہ، صفحہ ۲۹۲، ناشر دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

[65] (اشرف السوانح، جلد اول، باب ہشتم درس و تدریس، صفحہ ۸۴، ادارۂ تالیفات اشرفیہ ملتان)

[66] (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر ۳۶۲، جلد ۲، صفحہ ۲۴۹، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

3. ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ نجدی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں مگر عمل میں کچھ بودے معلوم ہوتے ہیں۔[67]

4. بدعتی کے معنی ہیں باادب بے ایمان اور وہابی کے معنی بے ادب باایمان۔[68]

منظور سنبھلی: دیوبندی تبلیغی جماعت کے سرگرم و بانی ارکان ہیں وہ اپنی وہابیت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہم خود اپنے دوستوں سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔"[69]

مولانا زکریا سھارنپوری: تبلیغی جماعت کے سابق امیر اور بانی جماعت مولوی الیاس صاحب کے حقیقی بھتیجے ہیں وہ کہتے ہیں:

"مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔"[70]

مولوی احمد علی صاحب: جمیعت العُلماءِ اسلام اور انجمن خُدّام الدین وہ ہر نمازِ عید غیر مُقلد وہابی کی اقتداء میں ادا کرتے اور اُنہیں رشتہ بھی دیا ہوا تھا یعنی وہابیوں سے نہ صرف "روحانی" رشتہ تھا بلکہ جسمانی تعلق بھی تھا وہ خود لکھتے ہیں:

عید کی نماز مولانا داوٗد غزنوی (غیر مقلد وہابی) کی قیادت کرتا ہوں۔ (ہفت روزہ خدام الدین)

مولانا عبدالمجید سوہدروی کو اہلِ حدیث مکتبہ فکر کے مشہور لیڈر ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی سے بھی شرفِ تلمّذ حاصل ہے آپ کو مرکزی جمعیت اہلحدیث میں بھی مقام حاصل ہے۔ آپ دیوبندی مکتبہ فکر کے مولوی احمد علی صاحب شیر انوالہ دروازہ لاہور کے داماد بھی تھے۔

(کراماتِ اہل حدیث، ذکر حضرت مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی)

مولوی غلام اللہ: ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں ایک اِستفتاء (سوال) اِرسال کیا (بھیجا) جس کا جواب آپ کے دارالعلوم تعلیم القرآن کے مفتی عبدالرشید صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل موصول ہوا:

شیخ محمد بن عبدالوہاب علیہ الرحمۃ حنبلی المذہب بزرگ ہوئے ہیں اُن کے عقائد وہی ہوں گے جو حنبلی المذہب لوگوں کے ہوتے ہیں حنبلی اہل سنّت والجماعت کے چار مذاہب میں سے ایک مذہب ہے اور چاروں مذہب حق ہیں۔

---

67) (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر ۲۷، جلد ۴، صفحہ ۳۱، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

68) (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر ۶۲۱، جلد ۲، صفحہ ۳۷۳، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

69) (سوانح حضرت مولانا محمد یوسف، صفحہ ۱۹۱، مصنف محمد ثانی حسنی، ناشر قرآن لمیٹڈ، اردو بازار، لاہور)

70) (سوانح حضرت مولانا محمد یوسف، صفحہ ۱۹۲، مصنف محمد ثانی حسنی، ناشر قرآن لمیٹڈ، اردو بازار، لاہور)

هذا واللّٰہُ تعالیٰ اَعلَمُ بِالصَّوابِ

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار، راولپنڈی ۷ ذوالقعدہ ۱۳۹۶ھ

حوالہ جات: مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ عُلماء دیوبند کی نظر میں بانی وہابیت محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد عمدہ ہیں وہ عامل بالحدیث تھا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی خود وہابی تھے اور وہ لوگوں کو تنخواہ کے طور پر روپے تک دے کر وہابی بنانے کے لئے بے چین وآرزومند تھے نجدی وہابیوں کو عقائد کے معاملہ میں اچھا سمجھتے ہیں اُن کے نزدیک وہابی کا معنی باایمان تھا۔ مولوی منظور اور مولوی زکریا جیسے اکابر دیوبند خود کو سخت وہابی اور بڑا وہابی ہونے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ مولوی احمد علی وہابیوں کی اِقتداء میں باقاعدگی سے ہر نمازِ عید پڑھتے تھے وہابیوں سے جسمانی رشتہ بھی تھا اِعتقادی رشتہ بھی اور خود مولوی غلام خاں صاحب مفتی بانی وہابیت محمد بن عبدالوہاب نجدی کو بزرگ سمجھتے اور علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ اِن واضح حقائق اور ناقابل تردید دلائل کی موجودگی میں کون ہے جو عُلماء دیوبند کی وہابیت میں شک وشبہ کرے گا؟

نوٹ: وہابیہ فرقہ کی شاخ جماعتِ اسلامی مودودی نجدیوں کی محبوب جماعت ہے [71] ہم اُس کا تعارُف اور عقائد و مسائل لکھتے ہیں۔

جماعتِ اسلامی (مودودی): یہ ایک مذہبی اِعتقادی جماعت ہے جو سیاسی پروپیگنڈا کے لباس میں ظاہر ہوئی۔ یہ بھی دیوبندیت، اہلحدیث (غیر مقلدیت) اور تبلیغی جماعت کی طرح فرقہ وہابیت کی ایک شاخ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تحریک کی ایک کَڑی ہے۔ اِس جماعت کے بانی ''مودودی صاحب'' ہیں اُن کے عقائد بھی نجدیت وہابیت سے ملتے ہیں۔

اعلانِ وھابیت: شاید کوئی یہ سمجھے کہ بانی جماعت کو وہابی مذہب سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ہم چند اِقتباسات اُس کی تصنیفات سے عرض کردیتے ہیں تاکہ سَند رہے۔

☆ مودودی صاحب لکھتے ہیں:

''وہابیت کے الزام سے بچنے کا اہتمام نہ کیجئے لوگوں نے درحقیقت مسلمان کے لئے یہ دوسرا نام تجویز کیا ہے۔'' [72]

(رسائل ومسائل ترجمان القرآن)

☆ اِس کے ساتھ ساتھ سنی حنفی بریلوی کو جہالت کی پیداوار بتاتے ہیں۔

---

[71] (اتنا پیار کہ ایک روڈ کا نام بھی اس کے نام سے موسوم کیا ''شارع المودودی'')

[72] (سوانح حضرت مولانا محمد یوسف، صفحہ ۱۹۲، مصنف محمد ثانی حسنی، ناشر قرآن لمیٹڈ، اردو بازار، لاہور)

اھل سنّت پر تَبرّا: "خدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بناء پر اہل حدیث، حنفی ،دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی وغیرہ الگ الگ بن سکیں یہ امتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں۔"[73]

(خطبات، حصہ اول حقیقت ایمان، باب دین اور شریعت، صفحہ ۵۳)

دعوتِ غور وفکر: سنی حنفی وغیرہ جہالت کی پیداوار فرماتے ہیں اور "وہابی" مسلمان کا دوسرا نام تجویز کیا گیا ہے۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ وہابی مسلمان کا نام ہے لیکن مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں اور اُن کے عقائد عمدہ تھے۔[74]

گویا وہابی مسلمان کا دوسرا نام ہے اور عبدالوہاب نجدی کے متقدیوں کو وہابی کہتے ہیں ہم پہلے تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔ اب نتیجہ خود نکالئے کہ مودودی صاحب کے نزدیک مسلمان ہے وہی جو وہابی ہے باقی تمام جہالت کی پیداوار ہیں۔[75]

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

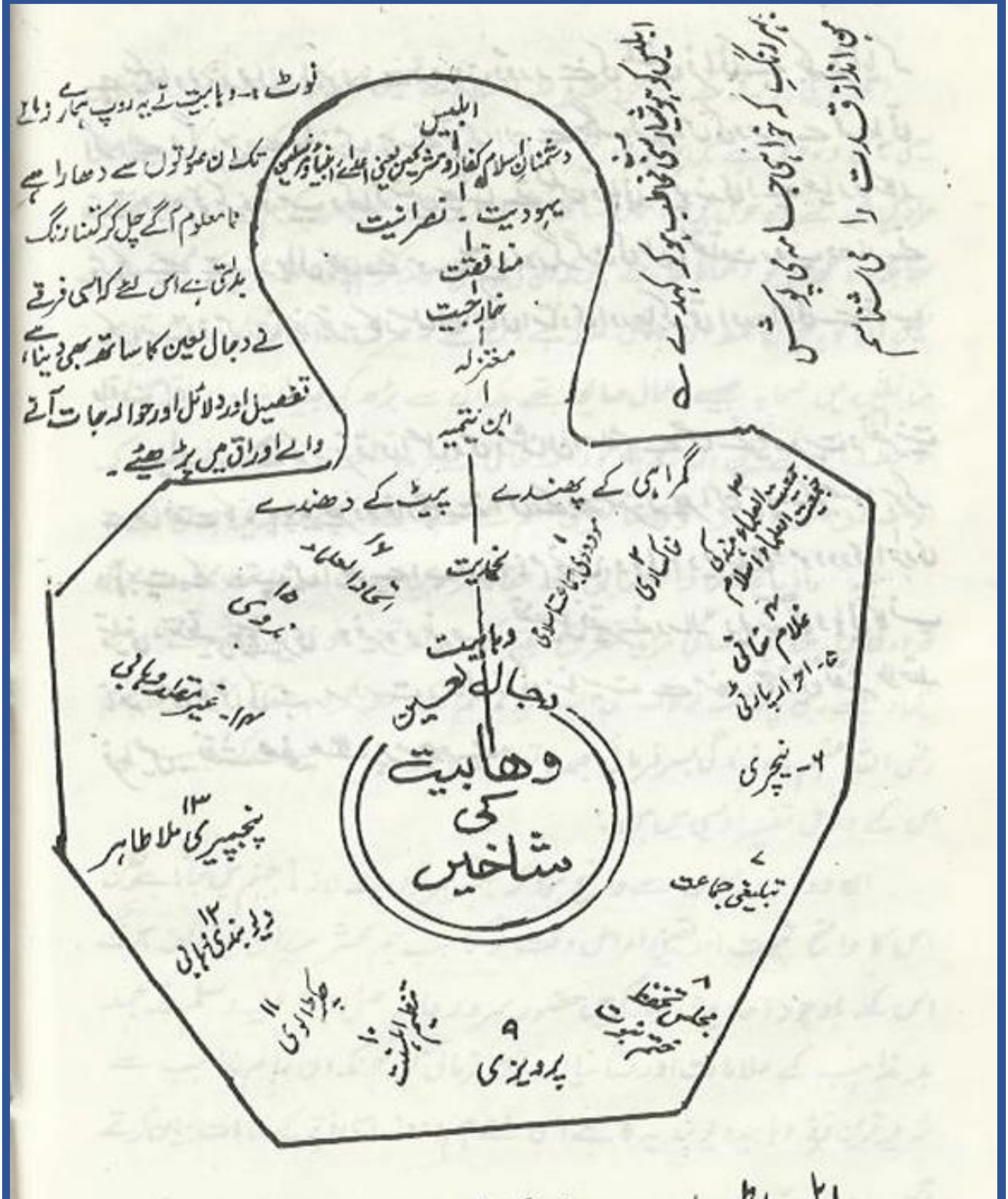
---

73) (تعلیماتِ مودودی از مودودی، صفحہ ۶۱، جنگ پبلیشرز، ۱۹۹۱ء)(ملت اسلام کی نشاۃ جدید از مودودی، صفحہ ۳۰۵، ادارہ ترجمان القرآن، ۱۹۹۵ء)

74) (رسائل ومسائل از مودودی، جلد ا، صفحہ ۳۹۶، اسلامک پبلیکیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، لوئر مال روڈ، لاہور، ۱۹۶۳ء)

75) (مزید حوالہ جات اور مودودی کے مذہب کی تفصیل فقیر کی کتاب "آئینہ مودودی نما" میں ہے)

نقشہ



اہلِ باطل سے رہیں سُنّی مسلماں ہوشیار